رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کرونگا دور اُس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائٹر ایم قاسم علی

جلد ۴ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۷ اگست ۱۹۱۹ء | نمبر ۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہٗ بخیریت ہیں خاندان رسالت میں خدا کے فضل سے ہر طرح عافیت ہے

بارش کی کثرت سے گرد و نواح میں ملکی کاشت نہیں ہوئی ہر ہفتہ قریباً بارش ہو جاتی ہے۔ باران رحمت کو خدا تعالیٰ باران زحمت نہ کر دے۔

آج ۷ اگست سے تمام طلباء ہائی سکول دو ماہ کی تعطیلات پر اپنے اپنے گھر جا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ بخیریت تمام ان سب بچوں کو واپس دارالامان لائے آمین

معذرت اور اطلاع

کئی ہفتہ سے فاروق باقاعدہ نہیں نکلتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلا کاتب جو مستقل کام کرتا تھا دفتر فاروق سے دفتر الفضل میں جا ملازم ہوا ہے۔ اسکی جگہ جو کاتب رکھا گیا ہے وہ بیچارہ بیمار ہو گیا۔ اور اب اپنے وطن بریلی کو جا رہا ہے۔ معلوم نہیں کب آئے گا۔ **ایک کاتب کی ضرورت** ہے۔ اگر کوئی دوست اچھا کاتب فاروق کے واسطے بہم پہنچائیں تو مشکور ہوں گا۔ اجرت کا فیصلہ نمونہ کتابت دیکھنے کے بعد کیا جائیگا۔ کام جس قدر وہ کر سکے دیا جائیگا۔ اگر سنگسازی بھی جانتا ہو تو بہتر ہے۔ اسکی علیحدہ اجرت دیجائیگی۔ کاتب نہ ہونے کی وجہ سے اخبار میں بے ضابطگی ہو رہی ہے۔ اور اگلا پرچہ بھی خدا جانے نکل سکے یا نہ۔ کاتب گھر جا رہا ہے۔ دوسرا کاتب یہاں نہیں مل سکتا۔ شہر سے تو کسی جگہ اخبار لکھوایا جاتا ہے یہاں یہ بات نہیں ہے۔ لہذا اس مجبوری کو خیال فرما کر خاکسار ایڈیٹر کو معذور سمجھکر معاف فرماویں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ امتیاز قائم کر حسن الرحیم
ہوا پاؤ سمجھ للہ رسولا الکریم
نہیں - سو مسیح
کی شہادت

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۷ راگست ۱۹۱۹ء

یتیم خانہ

خدا کے فضل سے خاکسار فاروق کی تحریک اکیس روپیہ برائے اخراجات یتیم خانہ بارآور ہو کر کامیابی تک پہنچی والحمد للہ - وصول شدہ امداد پنجاہ و یکہزار ایکسو روپیہ پانچ آنہ تھی اسکے بعد کی دو رجسٹر قوم وصول ہوئی ہیں

احمدیہ انجمن دوشنبہ مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۱۹ء بذریعہ مولوی عزت بیگ صاحب ۱۲۱ روپیہ ۱۲ آنہ ۱۲ پائی

معین الیتامی شیخوپورہ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۱۹ء بذریعہ میاں اللہ دتا صاحب ۱۲۱ روپیہ ۱۲ آنہ

علیہ - محمد حیات حوالدار پارہ ضلع میرٹھ کلیم اللہ صاحب ۱۲۱ روپیہ ۱۲ آنہ

میرٹھ - سابقہ صباغ میرٹھ کلیم صاحب ۱۲۱ روپیہ ۱۲ آنہ

مستقل امداد

چونکہ صد روپیہ ماہوار کے لئے اپیل کی گئی تھی - اس پر بیس احباب سے التماس تھی کہ وہ اگر پانچ پانچ روپیہ ماہوار عطا کریں تو یہ کام بصارف پورے ہو سکتے ہیں - اس اپیل پر پانچ روپیہ ماہوار کی مستقل امداد خواجہ شیخ عبداللہ صاحب نے منظور فرمائی جسکا ذکر گذشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے اسکے بعد خواجہ شیخ حسن صاحب احمدی مالک کارخانہ ہیڑی باوگیری نے دس روپیہ ماہوار منظور فرمائے ہیں اور شیخ فضل کریم صاحب مہتمم خزانہ عامرہ حیدرآباد دکن نے پانچ روپیہ ماہوار فرمائے ہیں اب ۱۴ روپیہ ماہوار کی امداد ہو گئی ہے ایسے ہی ہاتھ بڑھائیں اور بقایا ۵۸ روپیہ ماہوار مستقل امداد دیا کر ثواب حاصل کریں

کرایہ یتیم خانہ

ایکسو بیس روپیہ کرایہ یتیم خانہ کا جناب ۱۲۰ صاحب ماہوار پیشگی دیا گیا ہے جسکی بابت پہلی اشاعتوں میں بارہا عرض کیا گیا ہے - یہ کرایہ ادا کرنے والے دوست جنات النعیم میں بنا بنایا بے کرایہ گھر پائینگے کون ہے جو یہ سودا کرے؟

بیرونی یتامیٰ

جو احباب کسی یتیم کو قادیان بھیجا کریں - کم از کم اسکی سفارش کے ساتھ یہ بھی لکھا کریں کہ وہ اسکی پرورش اور تعلیم و تربیت کے اخراجات میں کس قدر امداد دیا کرینگے ہر ایک انجمن بیرونی کو چاہیئے کہ کسی یتیم کے بھیجتے وقت اپنی انجمن سے ایک مستقل امداد جسقدر بھی ممکن ہو پہلے منظور کر کے پھر یہاں بھیجا کریں - اس سے انکو بھی ثواب ملیگا - اور دارالامان کے مصارف دارالیتامیٰ میں بھی امداد پہنچ جائیگی اسکا ضرور خیال رکھا جاوے - خاکسار قاسم علی امیر یتیم خانہ قادیان -

ملفوظات نور

حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ملفوظات جمع کر کے ایک کتاب میں شائع کر دیئے ہیں ہمدرد احباب اور خلیفہ اول کے کمالات کے شائق اسکو منگا کر لطف و ثواب حاصل کریں قیمت صرف ۶ آنہ

یا مسیح الخلق

(از منشی رحمت اللہ خلف اکبر منشی کرم علی صاحب کابلی نویس)

ترا چرچا ہوا کون و مکاں میں
تری شہرت ہوئی سارے جہاں میں
ترا کلمہ ہوا دنیا میں جاری
ترا جھنڈا گڑا ہندوستاں میں
تو وہ محبوب رب العالمیں ہے
کہ عزت ہے زمین و آسماں میں -
تو ہے ظل محمد میرے پیارے
کیا اسلام کو امن و اماں میں
تجھے جو مرتبے بخشے خدا نے
نہیں آتے وہ تحریر و بیاں میں
تری تعریف کیوں کر کر سکوں میں
نہیں طاقت زبان ناتواں میں
تمہاری یاد ہے میری زباں پر
تمہارا عشق ہے قلب تپاں میں
حیات جاودانی ہے اسی میں -
کہ نکلے جان یاد جانِ جاں میں
مرے اس قول کی تائید ہر جا
ہیں کرتیں بلبلیں بھی گلستاں میں
تری آمد کی پہلے سے خبر تھی
احادیث رسول انس و جاں میں
خدا کے فیض کا اک نور چمکا
مسیح پاک اترے قادیاں میں
مسیح ناصری اب آئیں کیوں کر
کہ وہ داخل ہوئے باغ جناں میں
ترے اعدا بہت کچھ بک رہے تھے
خیال آتے تھے کیا کیا درمیاں میں
بہت کی کوششیں دنیا نے مل کر
کہ ڈالیں وہ تجھے قید گراں میں -
ملی امداد تجھکو آسماں سے
ہوئے رسوا ترے دشمن جہاں میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی سید دلاور شاہ صاحب کا خط

مولوی محمد علی صاحب کے نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

السلام علیکم! جناب مولوی صاحب میں اس بات کے ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ میرے دل میں آپکی محبت اور عزت و عظمت کس رہی ہے۔ اور جب سے یہ اختلاف شروع اور ظاہر ہوا تو یہ محبت مجھے بار بار اس بات پر آمادہ کرتی تھی کہ میں آپ کی خدمت میں رفع خلاف کی نسبت ضرور کچھ عرض کروں۔ لیکن جب میں یہ دیکھتا تھا کہ ایک طرف تو جناب بذریعہ تحریر قوم کو اپنی بات کی طرف دعوت دے چکے ہیں اور پھر بڑے بڑے لوگ آپ کی دعوت میں شریک بلکہ اصل محرک اور برانگیختہ کرنے والے ہیں۔ پھر ساتھ ہی میں یہ بھی بخوبی جانتا تھا کہ جناب کی زندگی ناز و اعزاز میں گذری ہے اور عموماً ایسے اشخاص کو اپنی شان کے خلاف دیکھنا بہت جلد اور ایسا سخت رنجیدہ کر دیتا ہے کہ وہ اس رنجیدہ امر کے مقابلہ میں بڑے نقصانوں کو برداشت کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور یہ طبعی امر ہے نہ اسمیں تو میں ہے اور نہ بدظنی یا اشتعال دلانا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جب حضرت حکیم الامتؓ نے کوئی ایسی بات کی تو بعض ایسے احباب نے اسکو اپنی شان کے خلاف خیال کر کے موقعہ پر کہدیا کہ ہم ایسا درس نہیں سن سکتے پھر سالہا سال وہ درس قرآن میں نہ آئے۔ اسیطرح بعض اوقات ایسی باتوں سے وہ مسیح موعود کی صحبت اور خلیفۃ المسیح کی صحبت اور دار ہجرت کو چھوڑنے پر آمادہ ہو گئے اور پھر ذی وجاہت احباب حضرات کی کوشش سے رکے۔ اور اس موقعہ پر ایسے احباب کی کوشش بھی آپکے موافق اور ہمارے منشاء کے خلاف بھی تھی تو ان وجوہات سے میں عرض پر جرأت نہ کر سکا لیکن یہ تڑپ دن بدن زائد ہی ہوتی گئی تو اب جب میں نے دیکھا کہ رنج پر کچھ زائد دن گذر گئے ہیں اور جناب ان محرکین سے بھی کچھ دن علیحدہ ہیں تو اب مجھسے نہ رہا گیا۔ کچھ مختصراً عرض کرتا ہوں۔

مولانا میں بحث میں نہیں پڑتا۔ اور نہ کوئی فتویٰ لگاتا ہوں۔ البتہ دو باتیں عرض کرتا ہوں اول یہ کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے پہلے بھی ایسے اختلاف ہوتے رہے ہیں اور ہر ایک فریق کا یہی دعویٰ رہا ہے کہ ہم حق پر ہیں اور مقابل باطل پر لیکن باطل اس سے حق نہیں ہوا اور نہ اس سے لوگوں پر چھپا۔ اور نہ اسکے پرستار خداوند تعالےٰ کی لعنت و غضب اور عذاب سے بچ سکے اور باوجود ان کے دعویٰ حقانیت کے دنیا انکو باطل پرست ہی کہتی ہے۔ کیا اپنے وقت میں امیر معاویہ اور انکا وہ بیٹا جس کی نحوست نے باپ کے خلاف عمل المؤمنین اپنی زندگی میں ولی عہد کے لیے بیعت لینے اور اہل کو محض اپنے خیال سے ولی عہد بنانے کے سخت ترین گناہ کا ارتکاب کرایا۔ اپنے وقت میں بڑے معزز اور کامیاب اور مدعی حقانیت نہ تھے پر جو حقیقت اور دنیا کا فتویٰ ہے وہ آپ پر مخفی نہیں کیا خلیفۃ المسیحؑ اپنی اخیر عمر میں بار بار آپکو یہ نہیں فرماتے رہے کہ یہ لوگ بہت بھرے ہوئے ہیں اور خصوصاً یزید کی حد سے زیادہ آپ خرابی بیان فرماتے اور بارہا یہ کہتے ہوئے رو پڑے کہ سب ہی خبیث ہوا ہے کہ اسنے بڑی پاک نسل کی مخالفت کی ہے بلکہ بار بار یہ بھی فرماتے کہ اسکے متعلق ضرور نوٹ لکھنا۔ اسی طرح اور مخالفت کرنیوالوں کے حالات ہیں۔ مولوی صاحب آپ ہزار وجوہ پیش کریں اور ہزاروں آپکے ساتھ بھی ہو جائیں اور دنیوی عزت بھی بہت کچھ مل جائے اور بڑے خطاب اور القاب بھی حاصل ہو جائیں۔ لیکن اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ اس اہل بیت کے ساتھ مخالفت ہوئی اور ضرور ہوئی اور نہایت سخت ہوئی جسکی نسبت کثرت کے ساتھ اور بار بار خدا کے مسیح کو یہ الہام ہوا اور ہمنے اور آپنے سنا یہاں تک کہ میں نے خود خدا کے مسیح کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ الہام بہت ہی کثرت کے ساتھ ہوا کہ (انی معک ومع اھلک ارالعلمین جسکی معیت میں ہو۔ مولانا اسکی مخالفت کا خیال لعنت کے نقشہ کو سامنے کر دیتا ہے اور مومن کے دل کو ہلا اور بدن کو لرزا دیتا ہے۔

مولانا مباحثات میں الہام کے اور معانی بھی ہو سکتے ہیں اور اسکی زد سے بچنے اور باہر رہنے کے لیے عجیب و غریب حجت بازی ہو سکتی ہے اور ان سے کوئی مقابل پر فتح اور دل کی تسلی اور بھلاوا کوئی حاصل کر لے۔ پر خدا کی لعنت اور عذاب سے ہرگز ہرگز نہیں بچا سکتے۔ امیر معاویہ کی طرف سے بھی تقتلک الفئۃ الباغیہ کی خدا کے برگزیدہ بندے کے قتل کے بعد جب لوگوں نے اس صریح نشان کے ساتھ انکو ملزم کرنا چاہا تو یہی عجیب و غریب توجیہ بیان ہوئی کہ قتل کرنے والا تو وہ گروہ ہے جو میدان جنگ میں لے آیا۔ پر ان باتوں نے کچھ فائدہ نہ دیا ہے نہ دینگی۔ مولانا پہلے بھی جو راستبازوں کی ان اہل بیت کی مخالفت کرتے رہے ہیں جنکی معیت الٰہیہ کی خبر ان راستبازوں کی معرفت مل چکی ہوئی تھی وہ لوگ انکی مخالفت کو معمولی چیز خیال کرتے اور بزعم خود یاران خود زبردست وجوہات پیش کرتے بلکہ سے اسکا انکار ہی کرتے رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کہتے ہیں کہ ہم تو فلاں حق کی تائید یا فلاں باطل کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہ اہل بیت کا بلکہ ہمتو انکی عزت کرتے ہیں پر بعد میں حق پرست گروہ ان پر ملامت ہی کرتا رہا ہے۔ مولانا یہ کیسی خطرناک بات ہے جس راست باز کے لیے سب کو اور سب کچھ چھوڑا ہو اور نہایت کڑے صبر کو لیکر سالہا سال انکی معیت اختیار کی ہو تو پھر بالآخر نہایت معمولی اور ایسے امور کی بنا پر جنمیں نفس کی ملونی کا شبہ ہی نہیں بلکہ الیقین ہو اسکے ان پیارے اہل بیت کا مقابلہ شروع کیا جاوے جنکی نسبت وہ بار بار خدا کے الہام کے ساتھ خبر دے چکا ہو۔ کہ میرا خدا جس طرح میرے ساتھ تھا۔ اور میرا مقابلہ کرنے والا انکا مقابل ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ ان کے ساتھ ہے اور انکا مقابلہ کرنے والا انکے خدا کا مقابل ہوگا۔

مولانا واللہ باللہ ثم باللہ یہ بڑی خطرناک اور نہایت خسران و تباب کی بات ہے۔ مولنا ایسے موقع پر زور و رنج اور جوش طبع آنکھوں کو ضرور بند کر دیا کرتا ہے۔ آپ یونہی غور فرمائیے کہ جن احباب نے خلیفۃ المسیح کے وعظ و نصیحت سے رنج ہو کر انکے درس میں شریک ہونے کو ترک کر دیا تھا اور سالہا سال ترک رکھا۔ اور اسوقت رنج اور جوش طبع سے اپنی حرکت کو نہایت عمدہ خیال کرتے تھے اور اس کے خلاف عرض کرنے والوں کو بے خوف اور بے غیرت وغیرہ سمجھتے تھے۔ پر جب بہت زمانہ گذر گیا۔ اور وہ جوش بھی کم ہو گیا۔ تو پھر خود انکو اپنی اس حرکت سے پشیمان ہو کر ان کے درس میں آنا ہی پڑا۔ بلکہ عام درس کے علاوہ اور بھی بہت سا وقت خرچ کر کے آپ سے قرآن مجید پڑھنا ہی پڑا۔ پھر اسی جوش سے بارہا وہ قادیان جیسے متبرک دار ہجرت کے ترک پر آمادہ ہوئے۔ لیکن ذی وجاہت خاص احباب کی سعی بلیغ سے وہ رکے پر اب وہ غور کریں کہ اگر اسی وقت وہ جوش میں چلے جاتے تو کسقدر اپنا نقصان کرتے۔ ہاں ان پہلے جوشوں اور اب کے جوش میں ایک عظیم فرق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اسوقت تھے ذی وجاہت اور خاص یار جوش کے برخلاف ساعی

یہی وجہ تھی کہ ان ایام میں تو جوش کے مطابق عمل درآمد سے یا تو اسی وقت رک گئے یا آئندہ اس سے پشیمان ہو کر رجوع لائے۔ لیکن اب کا جو جوش ہے اس میں وہ ذی وجاہت اور خاص یار جوش کے محرک اور موئد اور اسکے مقتضا کے مطابق چلنے پر سعی بلیغ کرنے والے ہیں۔ مولانا پھر اہل بیت ہی کی مخالفت خدا کے غضب کے بڑھکانے کیلیے کافی سے زائد تھی۔ لیکن اسکے ساتھ اور بہت سی ایسی چیزیں ملگئی ہیں جن میں ہر ایک نہایت ہی خطرناک اور دلکو ہلا دینے والی ہیں کیا مولنا آپنے حنظلہ مسیح کے سامنے اسکے متبرک شہر قادیان کو اپنا دار ہجرت قرار نہیں دیا تھا۔ اور اب جوش میں بے وجہ اس دار ہجرت کو ترک نہیں کر دیا کیا دار ہجرت کو ترک کرنا حبط اعمال کا موجب شارع علیہ السلام نے نہیں بتایا کیا خدا کے ساتھ عہد کر کے پھر توڑ دینا آسان ہے فاعقبھم ..... بما اخلفوا اللہ ما وعدوہ کا سخت وعید اسکی نسبت قرآن مجید میں نہیں ہے۔ پھر مولانا آپ خوب جانتے ہیں سب جماعت قومی اور اتفاق کو کسقدر ضروری قرار دیتی ہیں اور قرآن مجید نے تو اسکی حد سے زیادہ تاکید فرمائی ہے اور لا تنفرقوا کے ارشاد کو کیسا مؤکد فرمایا ہے، آنحضرت ص (فداہ ابی وامی وروحی) نے یہانتک بھی فرمادیا ہے کہ من شذ شذ فی النار (جو جماعت سے جدا ہوا وہ آگ میں ڈالا گیا) پھر خدا کے مسیح نے کسطرح تفرقہ سے منع کیا اور وحدت و اتفاق کو قائم رکھنے کے لیے ملکر کام کرنیکا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ تو پھر باوجود ان سب باتوں کے احمدی قوم میں تفرقہ ڈالنا کسقدر غضب الٰہی اور عذاب الیم کا موجب ہو سکتا ہے۔ یہ وہ خطرناک امر ہے۔ جس کے خیال سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مولنا میں آپکے قلب رقیق کو جانتا ہوں پھر جب اس تفرقہ پر جرأت کرنے کو دیکھتا ہوں تو کچھ عرصہ کیلیے بالکل محو حیرت ہو جاتا ہوں میں حیران ہوں جب آپ اس امر کو بخوبی جانتے اور اسپر یقین رکھتے تھے کہ اگر اب آپ مجلس خلافت اور مسجد نور اور قادیان سے اٹھینگے تو اکیلے نہ اٹھینگے بلکہ بہت سے لوگ آپکے ساتھ اٹھینگے تو پھر کس طرح جناب نے اس تفرقہ اندازی کی جرأت کی۔ مولنا معاملہ تو خدائے علیم و قدیر سے ہے اسکے سامنے تاویلیں کام آتی ہیں اور نہ زبان درازی اور حجت بازی کام آسکتی ہے اور نہ کسی کی بڑائی یا علم و فضل اور شہرت و قابلیت کام آسکتی ہے اگر جوش طبع اور رنج سے اور ذی وجاہت خاص یاروں کی تحریک اور جوش دلانے سے آپنے اسوقت ان امور پر غور نہیں کی تو خدا کے لیے اب غور کریں۔ مولنا کوئی یار کام نہ آئیگا میں حیران ہوں کہ اس نہایت خطرناک تفرقہ کے موجب اسوقت دو امر بیان کیے جاتے تھے ۱ غیر احمدیوں کی نسبت فتوی تکفیر ۲ احمدیوں سے بیعت لینا۔ پر حقیقت میں فتوی تکفیر کو یونہی عذر بنالیا گیا۔

چنانچہ جب لاہور میں شوریٰ ہوا تو حضرت میاں صاحب کے امیر تسلیم کرنے کے لیے اور شرطیں تو کی گئی ہیں پر یہ شرط بالکل نہیں پیش کی کہ ہم جب امیر مانینگے کہ وہ اس فتوے سے رجوع کریں حالانکہ یہ حقیقت میں کوئی بات ہوتی تو پھر سب سے پہلی شرط یہی ہوتی کیونکہ حقیقی مسلمان کو کافر کہنے والا کسیطرح امیر نہیں ہو سکتا۔ اب رہا احمدیوں سے بیعت لینا تو جب اسکی نسبت خدا نے خود مانا اور شائع کیا ہے کہ جو خلیفہ کی بیعت کرے وہ بے شک کرے کیونکہ جائز ہے البتہ اسکو ضروری قرار دیا جاوے۔ جس صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ بیعت کرنا نہ کرنا دونوں آپکے نزدیک جائز ہیں۔ تو اب جناب غور فرمادیں کہ ایک جائز امر کے لیے تفرقہ جیسا ناجائز اور ممنوع اور حرام امر کا ارتکاب کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ یا عقل اسکی اجازت دے سکتی ہے یہ تو بعینہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک شخص کسی کی روٹی کھانے سے بچنے کے لیے جو کہ ایک جائز امر ہے خنزیر جیسی حرام چیز کو کھانے لگ جائے۔ جب احمدی کے لیے بیعت کر لینی جائز ہے تو وہ پھر اس جائز امر سے بچنے کے لیے کیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفرقہ ڈالنا ہے جو قطعی حرام اور ناجائز ہے۔

پھر مولنا جس مقام کو خدا کے برگزیدہ مسیح نے مرکز قرار دیا تھا تو اسکی مرکزیت کو رد کرنا اور اسکے ابطال اور مٹانے کے لیے مسجد ضرار کی طرح اور مرکز جدید قرار دینا ایک احمدی کی نظر میں اور عند اللہ کوئی

صغیرہ گناہ نہیں ہے۔ پھر مولانا حضرت مسیح موعود نے قادیان کے لنگر اور باقی مدوں کے لیے چندہ قادیان میں بھیجنا ضروری قرار دیا۔ اور فرمایا کہ جو شخص برابر تین ماہ چندہ نہ دے میری جماعت سے خارج ہے۔ مولانا پھر اس حکم کے ہوتے ہوئے قادیان میں ان مدات کیلئے مذکورہ چندہ نہ دینا۔ ایک احمدی کو کسقدر خوف زدہ کر سکتا ہے پھر اسپر مزید یہ کہ امام ہو تو اس چندہ کو اسقدر ضروری قرار دے اور احمدی جماعت کے لیڈر کہلانیوالے اس قادیانی چندہ سے احمدیوں کو روکیں یہ کسقدر خشیۃ اللہ کے صریح خلاف ہے۔ باقی رہی باتیں بنانا تو جو لوگ نماز روزہ جیسے صریح احکام شرعی میں بنی اصلاح کے مرتکب ہیں وہ بہت کچھ بناتے ہیں۔ پھر مولنا چند اشخاص جو نہ علم قرآن رکھتے ہیں اور نہ اور علوم دینیہ کے ماہر ہیں جنکے فتوے اس حدیث کے مصداق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا اتخذ الناس رؤساء جہالاً فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا وہ گو خلافت کا انکار کریں۔ اور اسکے مخالفت کرنیوالوں کو بے قصور سمجھیں لیکن جنکو خداوند تعالیٰ نے کتاب اللہ اور سنت اللہ کا علم دیا ہے وہ جانتے ہیں کہ خلافت خداوند تعالیٰ خود ہی قائم کرتا ہے جسطرح کہ اموہ وہ خود ہی بھیجتا ہے۔ اور اسکی مخالفت ایک مہلک بیماری ہے۔ اور آسمان نہیں اللہ تعالیٰ نے خود ہی بتا دیا ہوا ہے کہ عند اللہ اسکی مخالفت کس قدر خطرناک ہے۔ اور خلفاء راشدین کے مخالفوں کی بھی زبان بند نہیں ہوئی تھی پر اس زبان آوری سے نہ تو وہ عند الناس حق پر ملنے گئے۔ اور نہ عند اللہ معذور

ہوئے اور گو خداوند تعالیٰ نے رسول اللہ نے انکی باتوں کی نسبت یہ تو فرمایا کہ یقولون کلمۃ الحق لیکن ساتھ ہی فرمایا یلیون بالسنتھم الباطل اور یہ کہ یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ایسے خطرناک موقعوں پر کچھ باتیں

لیا۔ اسکی نسبت اپنے وطن کا ایک پرندہ اور ایک بڑا خوبصورت اور پیارا چار پایا یاد آجاتا ہے۔ ہمارے ملک میں مادہ مور کے برابر اور طرز کا ایک بڑی لانبی اور مخروطی شکل کا پرندہ ہوتا ہے جسکو ریاڑ بولتے ہیں اسکے ڈار پر جب باز کو چھوڑتے ہیں تو وہ بجائے اڑنے کے زمین پر گر کر فوراً کسی پتھر۔ جڑھ۔ پتہ وغیرہ کے نیچے اپنے سر کو آنکھیں بند کر کے چھپا دیتا ہے اور باقی اسکا سارا بدن اور گز بھر دم باہر ہوتی ہے۔ اس سے وہ خیال کر لیتا ہے کہ اب میں باز اور شکاریوں سے چھپ گیا ہوں۔ اسیطرح جب گدھے پر چیتا یا شیر حملہ آور ہوتا ہے تو وہ آنکھیں بند کر کے اپنے خیال میں شیر اور چیتے سے چھپ کر بیخطر ہو جاتا ہے۔ پر یہ کاروائی حقیقت میں اسے کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔ اسیطرح قرآن مجید میں اسکی یہ مثال بیان کی ہے کہ بجلی کے ڈر سے موت سے بچنے کے لیے کانوں میں جو انگلی دے تو یہ عمل اسکو کچھ بھی نہیں بچا سکتا اور اس میں بتایا ہی یہ ہے اپنی غلطیوں پر الٰہی وعیدوں کی کڑک کو سنکر انکے تباہی خیز اثر سے بچنے کے لیے الغوغیہ جیسے لایعنی حیلوں کے ساتھ بچاؤ تو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ البتہ انکی بے وقوفی ضرور ثابت ہو جاتی ہے۔

پھر مولانا اس خلافت کے ابطال کے لیے اسقدر سینہ زوری کی گئی ہے کہ کچھ پرواہ نہیں کی گئی ..... خواہ کوئی آیت قرآنیہ رد ہو۔ یا حدیث صحیح رد ہو یا خدا کی مسیح کی تفسیر اور اقوال رد ہوں۔ پھر جناب کے معاونین اس بارہ میں اسقدر بڑھے کہ انہوں نے محمود کی خلافت کے رد کرنیکے لیے حضرت مسیح موعود کو باب اللہ

(وہی باب اللہ ہیں جنکا ذکر جناب نے ریویو میں اور آپ کی وحی کو باب اللہ کی پیشگوئی قرار اور بعض ... خدا کے فرستادہ کو ان پاک نفس مصلح میں شمار کیا۔ کہ جن میں جناب دیانند اور مصلح داخل ہیں جنکی تصنیف کی نسبت حضرت خلیفۃ المسیح کو الہام ہوا تھا کہ "اس ..... کتاب نہ پڑھو"

پھر مولانا ابطال خلافت کے لیے کس جرأت سے حضرت مسیح موعود رسول اللہ اور نبی اللہ (جو کہ اپنی شان میں اسرائیلی مسیح سے کم نہیں اور ہر طرح بڑھ کر ہے) کی نبوت اور رسالت کی خاک اڑا لی ہے۔

پھر مولانا کس دیدہ دلیری سے آپکے ماننے کو غیر ضروری قرار دیا ہے۔ مولانا خدا کے لیے غور فرمائیں کہ خدا کے مسیح نے عبد الحکیم (جسنے پہلے اردو ترجمہ قرآن بڑی محنت سے لکھا اور تفسیر لکھی اور احمدیت کے دعاوی اور مسائل کو بڑے زور سے ثابت کیا اور پھر اپنے خرچ سے شائع کیا۔ پھر انگریزی ترجمہ خود کیا اور وہ بھی کثیر روپیہ کے ساتھ طبع کر کے شائع کیا۔ پھر عربی زبان کی خدمت کے لیے ایسی کتاب لکھی جو کہ براہ راست خدمت قرآن پر مشتمل (وغیر ذالک) جماعت سے خارج کیا۔ اور اسیوجہ سے کیا۔ کہ وہ مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے کو مدار نجات قرار نہیں دیتا تھا۔ پھر مولانا جب مومن اور مسلم کے لیے نجات کا اور کفر و اسلام خلود فی النار۔ اسکے لیے نہیں ہے اور مجرد اللہ کے ماننے سے آدمی مومن ہو جاتا ہے۔ جسکے مطابق یہودی اور عیسائی بھی مومن ہو جاتا ہے بلکہ لا یومن اکثرھم کی تفسیر اور امام ابو حنیفہ رح کے قول کے مطابق مشرکین بھی مومن اور مسلم ہوئے اور غیر احمدیوں کے مومن و مسلم ہونے میں شک و شبہ ہی نہ رہا۔ تو پھر مسیح موعود اور آنحضرت کا ماننا نہ ایمان و اسلام کے لیے کچھ ضروری ہوا اور نہ نجات کے لیے وہ مدار قرار پایا تو پھر عبد الحکیم کی راہ اور اس راہ میں کیا فرق رہا۔ مولنا خدا کے لیے غور فرمائیں یہ راستہ کس قدر خطرناک ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکو بڑی جرات سے اختیار کیا جاتا ہے۔ مولنا میں کس
کس خطرناک بات کا ذکر کروں۔ یہاں تو ایک بات
کیلئے بیسیوں خطرناک باتیں اختیار کرلی گئی ہیں
اور یہ مذکورہ باتیں بطور نمونہ درج کی ہیں ورنہ تو
وہ خطرناک باتیں ہیں جو کچھ عقائد کی قسم سے ہیں
اور انکے علاوہ عملیات کی قسم سے اور بھی بہت سی
خطرناک باتیں سرزد ہو چکی ہیں۔ مثلاً جھوٹ
جو کہ متحرم الایمان ہے اسکی بہت سی مثالیں ایک
کے سامنے آئیں (مثلاً ۱۲ اپریل کے جلسہ قادیان
کی نسبت ایک اعلان شائع ہوا جسپر مولوی غلام
صاحب ماسٹر صدرالدین صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین
صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور
شیخ رحمۃ اللہ صاحب اور جناب کے دستخط تھے اور اسکے
دوسری طرف نبوت کی نسبت الحکم کا ایک والنٹر
تھا تو اس اعلان کے آخر میں حضرت میاں صاحب کی
نسبت لکھا ہوا تھا کہ ابھی متکل جماعت کے بموجب
حصہ نے انکی بیعت کی ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ گو
حقیقت میں بہت زیادہ نے کی ہو مگر کسی کو اسکا
علم نہ ہوا ہو بلکہ اس کے خیال میں بیسویں حصہ نے
کی ہو تو وہ اپنے خیال کے مطابق نکہ اقوی کے پورا
ہونے یہ کہہ سکتا ہے اور اس طریق سے کہنا جھوٹ
نہیں ہوگا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہاں پر کوئی اس پر
قسم نہیں کھا سکتا کہ میرے خیال اور علم میں ۱/۲۰
حصہ ہی نے بیعت کی ہے۔ بلکہ لکھنے اور کہنے
والے اس سے پہلے یہ خود اظہار دے چکے ہیں کہ ہم
جانتے ہیں کہ ہمارے (مولوی محمد علی صاحب اور انکے
احباب) ساتھ کم لوگ ہیں اور خلیفہ کے ساتھ بہت
ہیں الخ اور پھر ایسی بات کرنا کہ جس سے براہ راست
حضرت مسیح موعود پر جھوٹ وغیرہ کا الزام عائد ہو
چنانچہ لکھا گیا ہے اگر اکثر لوگوں نے خلیفہ کی بیعت کی ہے
تو پھر کم از کم تین لاکھ کی فہرست بتائیں کیونکہ مسیح
موعود نے پانچ لاکھ جماعت بتائی ہے اسکا یہ جزا ایکے
اور مطلب ہی کیا ہو سکتا ہے کہ فریق ثانی نے اگر
مسیح کا پاس کیا تو ہمارے مطالبہ کے مقابلہ میں اسکو

لاجواب اور ساکت ہونا پڑے گا اور اگر جواب
دیا تو خود مسیح پر جھوٹ کا الزام تسلیم کرنا پڑے گا
تو کیا احمدی اور احمد کے مرید کے لیے یہ امر قابل مواخذہ
نہ ہوگا پھر مولنا میں حضور کے سامنے ایک منظر پیش
کرتا ہوں لیکن میں اسکی تفصیل خود نہیں کروں گا۔
کیونکہ یہ نیت کے متعلق ہے۔ بلکہ آپکے غور و فکر
اور تدبر پر چھوڑتا ہوں۔ پس آپ الخطرف مسجد نور
والے مرکز بلعنت اظہار نیک نیتی کو یاد کریں۔ پھر
غور سے اپنے خلافت والے ٹریکٹ کو دیکھیں۔
پھر اس کے بعد کے واقعات قادیان کو چھوڑنا لاہور
اختیار کرنا مجلس معتمدین سے خلافت اور خلا
حالات میں چلا جانا پھر قادیان کے شوریٰ خلافت
پر اعتراض اور لاہوری شوریٰ کا اعتبار اور اسکا
اظہار۔ پھر خلفاء مقرر کرنا اور قادیانی خلیفہ کی
امارت اور اسکی شرائط کا ریزولیوشن۔ پھر صدر انجمن
صدر انجمن یا مجلس معتمدین کی جانشینی پر زور دینا
پھر انکے فیصلوں کا قطعی ہونا اور اسپر بے حد زور
دینا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح کا خلیفۃ المسیح ہونا
اور انکے عہد کا مسیح موعود کے زمانہ میں داخل کرنا
پھر ان کے سب فتووں اور حکموں کو پھر انجمن کے حق
موجودہ ہونیکے یہ مشہور کرنا کہ انجمن ٹوٹ گئی ہے تو
حضرت مسیح موعودؑ نے بنائی تھی اور اسکی جگہ اب انجمن ہے
جو کہ لاہور میں بنائی گئی ہے۔ اسیطرح اور بہت سی
باتوں پر گذرتے گذرتے آخر جا کر ٹھہرنا تو اسپر کہ مولنا
مولوی محمد علی صاحب سید القوم۔ امیر القوم و امیر
الملت ہیں اور خاص آپکے نام پر بدوں شرکت کسی
خلیفہ کے بیعت کا اعلان شائع ہو گیا۔ مولنا ہزار
حسن ظن کا وعظ اور نیک نیتی کا اظہار اور قسموں اور
لعنتوں کے ساتھ اسکی تاکید و تائید کیجائے پر یہ منظر
سب کو رد کر کے یہی یقین دلائیگا کہ اس ساری دوڑ
میں اصل محرک اور بصد العین وہی امر تھا کہ جسپر
اگر آخر پاؤں جمگئے ہیں۔ اور گو خلافت پر امارت
کا غلاف چڑھایا گیا ہے لیکن یہ غلاف ستر کا کام
دینے کا بالکل نا قابل ہے کیونکہ خلفاء راشدین پر

بھی امیر کا اطلاق عام موجود ہے جیسے خلیفۃ المسیح
کہا جاتا ہے۔ اسکی نسبت صحیح حدیثوں میں بھی
بہم اور تصلی علیہ امیر تیم آیا ہے۔ رہا یہ کہ امیر کا
اطلاق و تعمیم لشکر اور سردار حجاج وغیرہ پر آیا ہے
تو خلیفہ کا اطلاق بھی غیر کے تابع پر آیا ہے
ہے۔ باقی رہا احادیث سے تعین کا نہ لینا تو یہ کوئی
ایسے مفہوم میں داخل ہے اور وہ نہ اس کا کوئی مقتضی
ہے بلکہ اس کا باعث ایک ضروری اعلان ہے
جسکا باعث دماغ پر دباؤ کی زیادتی ہے اور جسپر بعد
از وقت بارہا اظہار ندامت ہو چکا ہے۔ مولنا آپ
خوب جانتے ہیں کہ ایسی کوئی خطرناک بات نہیں ہے
جس کے مقابلہ میں کوئی طفل تسلی نہ ہو سکتی ہو یا امیر بعض
سادہ مزاج یا خود غرض کو تسلی نہ ہوتی ہو۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے جس صحابی کی نسبت فرمایا ہوا تھا کہ اسکو باغی
گروہ قتل کرے گا تو جب حضرت علی کے لشکر میں اور امیر
معاویہ کے مقابلہ میں وہ شہید ہوا اور امیر معاویہ کے
سامنے یہ حدیث پیش کی گئی تو انھوں نے یہ جواب
دیا کہ اصل قاتل تو وہ ہیں جو اسکو جنگ کے میدان میں لے
آئیں نہ وہ کہ جنھوں نے اسکو قتل کیا تو امیر بھی طفل تسلی
ہو ہی گئی تھی اور بہت سے مقلد مقید ہی رہے تھے من
کذب علیّ جیسی سخت ترین حدیث کے ہوتے ہوئے
جب بعض صوفیوں نے وضعی حدیثیں گھڑیں تو وعید
کے خطرہ کو اسکے ساتھ رفع کیا اور کہا کہ وہ تو تب ہے
کہ دین کے بگاڑنے کے لیے ہو اور ہمنے تو دین کی طرف
ترغیب دلانیکیلئے بنائی ہیں اور اس طفل تسلی کے ساتھ
ان کے مرید اس خطرناک امر کے ظاہر ہونے پر بھی
ان کے جال میں پھنسے رہے۔ آپکو خوب معلوم ہے
کہ یہود بھی ملاکی نبی کی کتاب سے اپنی طفل تسلی کرتے ہیں۔ پھر
مولنا یہ طفل تسلیاں ہزار تسلی دیں لیکن عذاب الٰہی
اور اسکی لعنت سے جسطرح انہوں نے یہودیوں کو نہیں
بچایا اسیطرح اور کو بھی ہرگز نہیں بچا سکتیں۔ مولنا
معاملہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ ہے ہماری طفل تسلیاں وہاں
کچھ کام نہ دینگی۔ مانا کہ جناب نے قوم مسیح موعود میں
تفرقہ ڈالنے کی بغرض محال ایسی توجیہ کرلی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جسپر ارد گرد سے عش عش ہوتا اور واہ واہ کے نعرے بلند ہوتے ہیں اور فریق مقابل اسکی تردید سے عاجز ہو گیا ہے پھر کیا مولانا اسکے ساتھ یہ تفریق جائز ہو جاویگی یا تفرقہ انداز سے باز پرس نہ ہوگی یا وہ خدائے غیور کی لعنت اور اسکے سخت عذاب سے بچ جاوے گا۔ یا اسکے اسقدر کرنے سے کہ میں نے تفرقہ نہیں ڈالا۔ بلکہ تفرقہ انداز تو فریق ثانی ہے بسنے خلیفہ بنا کر اس کی بیعت کی اور ہمارا مشورہ نہ سنا) آپکو کچھ فائدہ دیگا۔ یا مثلاً خلافت کے انکار کے لیے آپنے ہزار دلائل نکال لیے تو کیا اس سے آپ پہلے منکرین خلافت سے جدا ہو جائینگے۔ اور اس لعنت و عذاب سے بچ جائینگے۔ جو کہ منکرین خلافت کے لیے مقدر ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس نے جو فتویٰ دیا ہوا ہے کہ جو شخص تین ماہ تک مقرر چندہ قادیان نہ دیگا وہ جماعت سے خارج ہے۔ اور آپ لوگوں نے وہ چندہ مقررہ روک کر بلکہ اور احمدیوں کو اس چندے سے روک کر حضرت اقدس علیہ السلام کے ہاتھ مبارک سے جو کہ خدا کے ہاتھ کا مظہر ہے خروج از جماعت احمدیہ اور ارتداد کا فتویٰ بلا ریب حاصل کیا ہے۔ تو کیا اس یقینی اور قطعی فتوی سے یا اس خروج اور ارتداد کی سخت ترین سزا سے آپکو یا آپکے یاران غمگسار ان کو یہ طفل تسلیاں بچا سکتی ہیں کہ قادیان کی جگہ اب لاہور مرکز ہو گیا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجائے اب لاہور کی احمدیہ انجمن ہو گئی ہے۔ اور قادیانی چندے منسوخ ہو کر اب انکی جگہ لاہور میں چندے دینے لازم ہو گئے ہیں پہلے تو ایک مامور من اللہ اور امام اللہ اور امام حکم وعدل نے خدا کے الہام سے سب کچھ کیا تھا تو کیا اب لاہور میں کوئی مامور من اللہ اور امام حکم و عدل پیدا ہو گیا ہے۔ جسنے الہام کی بنا پر پہلے جو کچھ تھا اُسکو منسوخ کر دیا اور اُسکی جگہ اپنا حکم جاری کیا۔

(باقی پھر)

وفاتِ مسیح پر ایک دلیل

جو ہر احمدی طالبعلم کو یاد ہونی ضروری ہے

نوشتۂ جناب حافظ جمال احمد صاحب احمدی

قرآن کریم کی وہ آیت جسمیں وفات مسیح کا ذکر ہے وہ یہ ہے اذقال اللہ یا عیسٰی ابن مریم ائنت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ قال سبحٰنک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شئ شھید۔

ترجمہ:۔ جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ تو نے لوگوں کو کہا کہ وہ تجھکو اور تیری ماں کو خدا کہیں حضرت عیسیٰ نے کہا کہ تیری ذات پاک ہے میرے لیے کب لائق ہو سکتا ہے کہ مرتبہ سے وہ بات نکالوں جسکا میں حقدار نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا تو۔ تو تو میرے رازوں کو جانتا ہے میں تیرے رازوں سے واقف نہیں۔ وجہ یہ کہ تو بڑا غیب داں ہے میں نے انکو وہی کہا جسکا تو نے مجھے حکم دیا ہے وہ یہ کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا دونوں کا رب ہے اور میں انپر نگران تھا جبتک ان میں رہا۔ ہاں جب تو نے مجھے وفات دی پھر تو ہی انکا محافظ تھا کیونکہ تو ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے۔

اوّل تو اس آیت میں حضرت مسیح کے دو زمانوں کا ذکر کرتے ہیں ایک وہ زمانہ جو انھوں نے قوم میں گذارا دوسرا وہ جسمیں انھوں نے قوم سے علیحدگی اختیار کی اور اس علیحدگی کے زمانہ کا موجب اپنی وفات قرار دیتے ہیں نہ رفع آسمانی چونکہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ رہے ہیں لہذا وہ اپنے ارشاد کے مطابق وفات پا گئے ہیں۔ دوسرے یہ کہ فلما توفیتنی میں حرف فاء ہے جو یہاں ترتیب مع التعقیب کے واسطے آیا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ انکی نگرانی اور وفات کے زمانہ کے سوا کوئی اور غیر محدود زمانہ آسمان پر جانے کا انپر نہیں گزرا جس سے معلوم ہوا کہ وہ آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ وفات پا چکے ہیں۔

تیسرے یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عیسائیوں کا بگڑنا میرے نگرانی کے زمانہ میں نہیں ہوا ہاں میری وفات کے بعد الٰہی تجھے ہی معلوم ہے کہ وہ بگڑے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ پھر تو صرف تو ہی انکا نگران حال رہا۔ ایک طالب حق کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کیسی شاہ راہ کھولدی ہے۔ کہ تھوڑی سی عقل رکھنے والا بھی بخوبی حق پا سکتا ہے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ آیا حضرت مسیح کی قوم بگڑی علہ ہے یا نہیں۔ اگر نہیں بگڑی تو پھر محمدیوں کو اہلو بھی ماننا پڑے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں کیونکہ انھوں نے اپنے اس ارشاد سے دد کہ میری قوم میرے زمانہ حیات میں نہیں بگڑی بلکہ میری وفات کے بعد بگڑی ہے۔

علہ بگڑنے سے مراد یہ ہے کہ توحید پر قائم نہ رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ امتیاز قائم کر دیا ہے کہ جب تم میری قوم کو بگڑا ہوا پاؤ سمجھ لینا میری وفات ہو گئی ہے ورنہ نہیں۔ سو مسیح کی قوم کے بگڑنے کے متعلق خدا کی شہادت سے بڑھکر کسی کی شہادت ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم یعنی نصاریٰ نے کفر کیا کہ یہ کلمہ کہا "مسیح ابن مریم خدا ہے"۔ پس انکا بگڑا ہونا حضرت عیسیٰ کے قول کے مطابق ثابت کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ توفیتنی کے معنی آسمان پر اٹھانے کے ہیں وفات کے نہیں ہیں تو فیصلے کا آسان طریق یہ ہے کہ ہم اس نزاع کو آنحضرت کے حضور پیش کریں تو آپ فیصلہ دیں فریقین سر تسلیم خم کر دیں کیونکہ آنحضرت کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلا و ربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ۔

کہ کوئی مومن ہو ہی نہیں سکتا جبتک وہ اپنے اختلافات میں تجھے حکم نہ بنائے اور تیرے فیصلے بلا چون وچرا فراخ دلی سے تسلیم نہ کرے۔ سو دیکھیے بخاری باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز میں حوض کوثر پر کھڑا ہونگا۔ اور اسکے پانی سے اپنی امت کو سیر کرونگا۔ کچھ لوگوں کو ملائکہ جہنم کی طرف لے چلینگے جنکو میں پہچانتا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے۔ تو میں پکاروں گا اصیحابی! اصیحابی!! کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں انکو کیوں جہنم کی طرف لے چلے ہو جواب ملیگا کہ تجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کر توت کیے فاقول کما قال العبد الصالح عیسیٰ ابن مریم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم تب میں وہی کہونگا جو مجھ سے پہلے عیسیٰ ابن مریم نے کہا۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کہ جب تو نے مجھے وفات دی تو پھر تو ہی انکا نگران تھا میں انکی بعد کی حالت سے بیخبر ہوں پس آنحضرت نے اپنی زبان مبارک سے توفیتنی کے معنے واضح کر دیئے کہ کم از کم اس آیت میں تو وفات دینے کے سوا کوئی اور معنی نہیں ہو سکتے۔ ورنہ ماننا پڑے گا کہ آں حضرت بھی زندہ آسمان پر موجود ہیں فوت نہیں ہوئے۔ یا یہ ماننا پڑے گا کہ نعوذ باللہ کہ آپ حوض کوثر پر کھڑے ہو کر پھر خدا کے سامنے ایک غلط بات کہیں گے۔ کیونکہ مسیح عیسائی کو جو آپ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ تو رات کے ایک حصہ میں ہو گیا تھا اور اسکے بعد عرصہ تک آپ صحابہ کرام کے نگران حال رہے۔ ایسی صورت میں آپکا یہ جواب دینا کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ اسکے بعد مجھے انکے حالات سے آگاہی نہیں کیونکہ پھر تو صرف تو ہی انکا نگران تھا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے اور صورت اول کہ ابتک آنحضرت زندہ آسمان پر موجود ہیں واقعات کے خلاف ہے اور پھر توفیتنی کے معنی آسمان پر اٹھانے کے اگر کئے جائیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی جھوٹ کا الزام آئے گا کیونکہ بزعم مخالفین وہ نزول کے بعد بچشم خود دیکھینگے تو پھر انکا جواب کس طرح درست ہو سکتا ہے کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا تو مجھے پھر خبر نہیں کہ انھوں نے مجھے اور میری ماں کو الٰہین بنا لیا ہے"

جبکہ غیر احمدی صاحبان یہ کہتے ہیں کہ یہ سوال و جواب قیامت کے روز ہوگا۔ پھر بچہ بچہ جانتا ہے کہ آں حضرت نے حضرت عیسیٰ کی عمر ایکسو بیس برس بتائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ میری عمر انکی عمر سے نصف ہے۔ یہ تعجب ہے کہ وہ کیسے ایکسو بیس برس ہیں کہ آج انیس سو برس سے بھی زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ مگر وہ ختم ہونے میں نہیں آتے اور حضرت عیسیٰ ویسے ہی زندہ موجود ہیں۔

آئینہ حق نما

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مایہ ناز رسالہ "الہامات مرزا" کا جواب مکمل مدلل مفصل بڑی ضخیم کتاب میں جس کا نام "آئینہ حق نما" ہے دیا گیا ہے امرتسری کی پردہ دری کے لیے اسکو ملاحظہ کریں قیمت ۱۳/

فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی

امرتسری مہلت یافتہ کا پردہ برانداز رسالہ اور آسمانی فیصلہ

بحق مسیح موعود بر خلاف ثناء اللہ کا بے نظیر ثبوت

قیمت ۳۰

سامان سکولہائی و دفاتر کیلئے

احمدیوں کا اپنا کارخانہ کھلا ہوا ہے

احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کہ سکولوں یا دفاتر میں دست رس رکھتے ہوں۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ کارخانہ ہذا میں حسب ذیل چوبی سامان تیار رہتا ہے۔

(۱) سنگل ڈیسک (۷) سائنس الماری
(۲) ڈبل ڈیسک (۸) ایوارنگ ریک شلیف
(۳) ٹیچر ڈیسک (۹) میپ ریک
(۴) اسٹول (۱۰) میپ سٹینڈ
(۵) لیکچر گیلری (۱۱) بال فریم
(۶) سائنس ٹیبل (۱۲) فائنل باسکٹ

بوقت ضرورت طلب فرما دیں

پتہ

ایم فیض احمد اینڈ سنز کشمیر سٹریٹ

ورکس جموں توی